Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۳۲/۶۷ | ۲۹ رمضان ۱۳۹۸ھ ۴ تبوک ۱۳۵۷ہش ۴ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۰۳

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیشِ نظر یورپ کے مختلف ممالک کا دَورہ فرما رہے ہیں۔ اِن دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت رمضان المبارک کے اِن آخری ایّام میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی خاص تائید و نصرت کا سایہ حضور کے سر پر رکھے۔ آمین

ربوہ ۴ ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ہائی بلڈ پریشر میں کمی ہے البتہ کمر درد کی تکلیف ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

ربوہ یکم ستمبر۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں حسبِ ارشاد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نمازِ جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے سورہ حدید کی آیت ۲۸-۲۹ کی روشنی میں بتایا کہ ہر شخص طمانیتِ قلب حاصل کرنا چاہتا ہے مگر آج ساری دنیا اس اطمینان سے محروم ہے سوائے ان مومنوں کے جو دعاؤں اور انابت الی اللہ کے ذریعہ ذکرِ الٰہی میں ہی تسکین پاتے ہیں۔ درحقیقت اطمینان کا اصل، صحیح اور قطعی ذریعہ صرف ذکرِ الٰہی ہے اور ذکرِ الٰہی کا جمعہ کے ساتھ اور رمضان المبارک سے خاص تعلق ہے ہمیں چاہیئے کہ رمضان کے اب جو چند دن باقی رہ گئے ہیں ان میں کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کریں، تلاوت قرآن پاک کریں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے اپنے امام ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور کامیابی کے لئے مبلغینِ اسلام اور ان کے اہل و عیال اور پاکستان کی خوشحالی اور استحکام کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت میں انابتِ الی اللہ کا جذبہ ہمیشہ موجود رہے بلکہ ترقی کرتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق جلد ہمیں اسلام کی فتحِ عظیم کا مبارک دن دکھائے کہ یہی وہ غرض ہے جس کے لئے اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

اللہ تعالیٰ متقی سے محبت کرتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

ھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (الانعام: ۱۵۶)

ترجمہ:۔ یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے (اور یہ) برکت والی ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقوٰی اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اُس انسان سے محبت کرتا ہے جو متقی ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنیوالا ہو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلّی ہوتی ہے وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصّہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دُکھ آتا ہے وہ مصلحتِ الٰہی سے آتا ہے ورنہ ساری دُنیا اکٹھی ہو جائے تو اُن کو ایک ذرّہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔ چونکہ وہ دُنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں اِس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اُٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اِس سے بڑھ کر تردّد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبضِ رُوح کروں۔ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اُس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دُکھ دئے جاتے ہیں اور اس میں خود اُن کے لئے نیکی ہے کیونکہ اُن کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۳) "تقویٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔" (ایضاً صفحہ ۲۱۲)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹؍رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ
۴؍تبوک ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی حقیقی اور دائمی عید

رمضان کا بابرکت مہینہ پورا ہونے پر یکم شوال کو عید منائی جاتی ہے۔ یہ عید اظہارِ تشکر کے رنگ میں اس لئے منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو رمضان کے روزے رکھنے اور اس کی دیگر مخصوص عبادات بجالانے کی توفیق عطا فرما کر اس کی راہ میں مشقت اٹھانے اور قربانی کا مظاہرہ کرنے کی سعادت سے نوازا۔

رمضان کا مہینہ پورا ہونے پر ہم پھر عید منانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور اس لئے مصروف ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے ہمیں یہ عید منانے کا حکم دیا ہے۔ حکم کیوں دیا ہے؟ اس کی وجہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک القاء کے ذریعہ منکشف فرمایا یہ ہے کہ فی الاصل رمضان میں نبیوں کے زمانہ کو دُہرایا جاتا ہے۔ جس طرح انبیاء کرام اور اُن کے متبعین کو ابتداء میں مشکلات و مصائب میں سے گزرنا پڑتا ہے یعنی طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کرنا پڑتی ہیں اور انہیں اپنی جان، اپنے مال اور اپنے وقت کی قربانی دینی پڑتی ہے اسی طرح رمضان میں بھی مومن مسلسل ایک ماہ تک بھوک پیاس برداشت کرتے ہیں، معمول سے بڑھ کر عبادات بجالاتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ جس طرح انبیاء کی جماعتوں کے لئے ابتدائی زمانہ کے مصائب برداشت کرنے، متضرعانہ دعاؤں سے کام لینے اور قربانیاں پیش کرنے کے بعد کامیابیوں، ترقیوں اور غلبۂ حق کا زمانہ ضرور آتا ہے جو بمنزلہ عید ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مجاہدے اور مشقت کے بعد مومنوں کو عید منانے کا حکم دیا ہے۔ یہ عید دراصل اس لئے مقرر کی گئی ہے تا مومنوں کو یہ باور کرایا جائے کہ دین کی خاطر ان کا تکالیف برداشت کرنا اور قربانیاں پیش کرنا عبث نہیں ہے۔ اِن کے نتیجہ میں اُن کے اور اُن کی نسلوں کے لئے غلبۂ حق کی شکل میں ایک بہت بڑی اور عظیم الشان عید کا دیکھنا مقدر ہے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو خدائی جماعتوں کے لئے رمضان میں ایک بہت بڑا سبق مضمر ہوتا ہے۔ اس سبق کی اہمیت اور عظمت کو بجز اُن کے اور کوئی جان نہیں سکتا۔ اس لئے کہ وہ ایک مستقل نوعیت کے طویل المیعاد رمضان میں سے گزر رہی ہوتی ہیں اور اس یقین سے لبریز ہوتی ہیں کہ اس طویل المیعاد رمضان کے صبر آزما مجاہدے اور مشقت کے بعد ان کے لئے ایک ایسی عید دیکھنی مقدر ہے جو چلتی چلی جائے گی اور کبھی ختم نہیں ہو گی اور وہ ہے غلبۂ حق کی شکل میں ظاہر ہونے والی دائمی عید۔

پس رمضان ہمیں ہر سال یہ یاد دلانے آتا ہے کہ مشکلات و مصائب اور مشقتوں کے دور کے بعد غلبۂ حق کے دور کا آنا ضروری ہے۔ اگر ہم مشکلات و مصائب کو صبر سے برداشت کرتے چلے جائیں گے اور نہایت پامردی سے مشقتوں پر مشقتیں اٹھاتے چلے جائیں گے تو غلبۂ حق کی دائمی عید ہمیں دیکھنی ضرور نصیب ہو گی جو ان مشکلات و مصائب کی اوٹ میں ہماری طرف بڑھتی چلی آ رہی ہے۔ اُس کی آمد کے آثار ہمیں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہم اس کا استقبال کرنے اور خوش ہونے اور خوشی سے اُچھلنے کی تیاریاں کریں۔

اگر ہم نے رمضان کے فلسفہ میں پوشیدہ اس سبق سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا ہے تو ہمیں آج عید منانے کا پورا پورا حق پہنچتا ہے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں اور ہمارا سابقہ تجربہ اس پر شاہد ہے کہ ہمارے احباب ایک خدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں نہ صرف رمضان کے فلسفہ میں پوشیدہ اس سبق سے آگاہ ہیں بلکہ وہ ہر سال ہی اس سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے اس لئے ہم جملہ احباب جماعت کی خدمت میں صمیم قلب سے عید کی مبارکباد عرض کرتے ہیں اور ان سے بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ رمضان کے مجاہدہ میں سے گزرنے اور عید الفطر کی خوشیاں منانے کے نتیجہ میں وہ اپنی غلبۂ اسلام کی جد و جہد کو اور زیادہ تیز کر دکھائیں گے تا غلبۂ اسلام کی حقیقی اور دائمی عید کا دن جلد طلوع ہو اور یہ کرۂ ارض اپنے ربّ کے نور سے چمک اُٹھے۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء تو ایسا ہی کر۔

عیدِ مبارک

الٰہی یا الٰہی! آج ہر انساں کو خوش کر دے

مبارک ہو عزیزو دوستو! پھر یومِ عید آیا
مسلمانانِ عالم کے لئے یومِ سعید آیا
عیاں ہیں ہر طرف جلوے خدا کے فضل و رحمت کے
جدھر دیکھو کھلے ہیں پھول خوشیوں اور مسرّت کے
مہک شیرینیوں کی آ رہی ہے آج گھر گھر سے
نوازا ہے خدا نے ہر کسی کو لقمۂ تر سے
الٰہی! یا الٰہی آج ہر انساں کو خوش کر دے
غم و اندوہ کے ماروں کے بھی خوشیوں سے گھر بھر دے
جو ہیں محتاج کر دے اُن کی ساری حاجتیں پوری
ہر اک کو ہاتھ سے اپنے پلا دے جامِ کافوری
ترے بندے جو ہیں بے خانماں آباد ہو جائیں
جو بے اولاد ہیں وہ صاحبِ اولاد ہو جائیں
دُکھی کو سکھ، رہینِ درد کو درماں عطا کر دے
فقیر و بے سروساماں کو ساماں عطا کر دے
ملے توفیق توبہ کی گنہگارانِ اُمّت کو
کہ تا روئیں نہ وہ روزِ قیامت اپنی قسمت کو
جو ہیں بیمار اے شافی شفا اُن کو عطا فرما
تُو اپنی رحمتوں کا آسرا ان کو عطا فرما
امامِ وقت یارب جو تری نایاب نعمت ہیں
مجسّم تیری نصرت تیری قدرت تیری رحمت ہیں
جماعت کے لئے جو موجبِ تنظیم و وحدت ہیں
بلادِ غرب میں مصروفِ تبلیغ و اشاعت ہیں
رہیں ہر لمحہ وہ تیرے فرشتوں کی حفاظت میں
پھلے پھولے وہاں پر دینِ حق اُنکی قیادت میں
رہِ حق سے جو ہیں بھٹکے ہوئے راہِ ہدیٰ پا لیں
عمل کر کے ترے قرآں پہ تیری رضا پا لیں
ہماری تو حقیقی عید یارب اُس گھڑی ہو گی
تری مخلوق جب ساری مسلماں ہو گئی ہو گی
یہ ہے ایماں ہمارا وقت وہ اب جلد آئے گا
تمام ادیان پہ جب دینِ احمدؐ غلبہ پائے گا
دعائے خاص کا محتاج ہوں اے دوستو مَیں بھی
دعا فرمائیں سب، ہو دُور میری ہر پریشانی

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ مغربی افریقہ

۲۸-۸-۷۸
۲۲ میکلوڈ روڈ
لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلّم کی مناجات

رات کی تنہائیوں میں

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے مومن بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ
عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا
وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ

(السجدۃ آیت ۱۷)

کہ رات کی تنہائیوں میں عبادت کے لئے ان کے پہلو بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو اس کے خوف اور محبت کی وجہ سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اسے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت میں مومنوں کی دو صفات کا بیان ہے۔ ایک صفت عبادت میں ان کا غیر معمولی شغف کہ وہ بستروں پر بھی پہلو بدلتے رہتے ہیں انہیں چین اور قرار خدا کی عبادت میں ہی آتا ہے جیسا کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي
فِي الصَّلٰوةِ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

اور [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وصف کا حضرت عبداللہ [illegible] نے ان اشعار میں ذکر کیا ہے

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
[illegible] بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ
(بخاری [illegible] قیام اللیل)

رسول ہم میں اپنی کتاب کی تلاوت کرتا ہے وہ رات اس حالت میں بسر کرتا ہے کہ ان کا پہلو بستر سے الگ ہوتا ہے یعنی تہجد ادا کرتا ہے جبکہ مشرکوں کے بستر ان کے بوجھ سے بوجھل ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور دوسرا وصف ان کا یہ ہے کہ

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

کہ وہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرتے ہیں وہ خداداد صلاحیتوں سے اپنے اہل و عیال اور قوم کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں وہ ان ذمہ داریوں سے فرار کی راہ اختیار نہیں کرتے بلکہ ان ذمہ داریوں سے بھی عہدہ برآ ہوتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ بات ہی درست ہے

یذکر اللّٰہ علی کل
احیانہ (بخاری کتاب الاذان)

کہ حضور ہر آن ذکر الٰہی کرتے۔ آپ کی زندگی کا کوئی لحظہ محبوب ازلی کی یاد سے خالی نہ ہوتا تھا۔

لیکن آج کی صحبت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف رات کی چند مناجات کا بیان مقصود ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ کی ہی روایت ہے کہ حضور کی باری میرے ہاں تھی۔ میں نے آدھی رات کے قریب بستر کو خالی پایا میں آپ کے پیچھے پیچھے چلی دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ

السلام علیکم دار
قوم مومنین
وانا کم ما توعدون
غدا مؤجلون وانا
ان شاء اللہ بکم
لاحقون اللّٰھم
اغفر لاھل بقیع
الغرقد

(مسلم کتاب الجنائز)

جنت البقیع کے مکینو! تم پر خدا کی سلامتی ہو یعنی مومنوں کا گھر ہے تم سے جو خدا نے وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ ہماری بھی کل باری آئے گی اور خدا نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے اے اللہ بقیع کے رہنے والوں کو بخش دے

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ واقعہ ایک روز نہیں ہوا بلکہ کئی روز ہوا۔

اور ایک بار حضرت عائشہ نے یہ بھی دیکھا کہ حضور بستر سے اٹھ کر باہر صحن میں سجدہ کناں ہیں اور زبان پر یہ جاری ہے۔

خشع لک سمعی و
بصری

پروردگار عالم میری شنوائی اور میری بینائی تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔ ایک روایت میں جبلہ لک روحی وجنانی کے بھی الفاظ ہیں کہ اے اللہ میرا دل اور میری روح تیرے حضور جھک گئے ہیں۔ یہ وہ سجدہ ہے جس میں انسان کی روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر بہہ جاتی ہے اور یہی وہ سجدہ ہے جس کے متعلق احادیث میں آتا ہے

سجدۃ واحدۃ خیر
من الدنیا وما فیھا

کہ یہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اس کیفیت کو سمجھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد پر غور فرمائیے اور دیکھئے کہ کس طرح جسم بھی روحانی لذت کو محسوس کرتا ہے

"ایک رات میں نے اس کثرت سے درود پڑھا کہ دل و دماغ معطر ہو گئے۔"

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ کبھی آپ رات کے پہلے حصہ میں تہجد پڑھتے تھے اور کبھی درمیان میں اور کبھی آخر میں لیکن آخری عمر میں رات کے آخری حصہ میں پڑھتے تھے گویا آپ کی یہی کیفیت تھی۔

تتجافی جنوبھم عن
المضاجع یدعون
ربھم خوفا وطمعا
ومما رزقنٰھم
ینفقون۔

ام المومنین حضرت عائشہ روایت فرماتی ہیں کہ ایک تمام رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی ایک آیت کا ورد کرتے رہے یہ آیت ایک دعا پر مشتمل ہے

ان تعذبھم
فانھم عبادک
وان تغفرلھم
فانک انت العزیز
الحکیم (شمائل ترمذی)

کہ اے اللہ اگر تو ان کو عذاب دے گا تو یہ تیرے بندے ہی ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے گا تو تو غالب اور حکمتوں والا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ آیت پڑھتے اور خدا سے التجا کرتے

اللھم امتی اللھم امتی

اے اللہ میری امت پر رحم فرمائیو ان کی مغفرت فرمائیو۔ قرآن مجید میں یہ دعا حضرت مسیح علیہ السلام کی بیان کی گئی ہے

متورم پاؤں

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں،

کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم
یقوم یصلی حتی
ینتفخ قدماہ
فیقال یا رسول اللہ
اتفعل ھذا وقد
غفر اللہ لک ما تقدم
من ذنبک وما تأخر
قال افلا اکون
عبدا شکورا

(شمائل ترمذی)

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی لمبی تہجد پڑھتے تھے کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے اس پر عرض کی گئی یا رسول اللہ آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے تو آپ کے سب گناہ بخش دیئے۔ اس پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے فرمایا عائشہؓ! کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

آپ کی رات کی نماز اتنی لمبی ہوتی کہ نوجوان آپ کے ساتھ قیام نہ کر سکتا۔ آپ نے بعض اوقات ایک رکعت تہجد میں سات سات آٹھ آٹھ سپارے بھی ختم کئے (شمائل ترمذی)

ترمذی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تہجد کی مناجات کا ذکر تفصیل سے آیا ہے۔ وہ افصح العرب والعجم تھے کہ خدا سے عشق بھی ایسا کہ دشمن پکار اٹھے عشق محمدؐ ربہ کہ محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہے عاشق بھی وہ جسے خدا تعالیٰ کے حسن و احسان پر کامل اطلاع بخشی گئی۔ جس پر خدا کے محامد کھولے گئے اور زبان بھی سب سے فصیح۔ تو اصل لذت تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں ہی ہے کہ کوزے میں دریا بند ہے آپ کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے تھے مگر لیکن یہ مناجات کافی طویل ہیں اور اس لئے کہ ایک عام شخص کم از کم اس مفہوم سے آشنا ہو جائے آپ کی مناجات کا ترجمہ پیش ہے اگر الفاظ یاد نہ ہوں تو بموجب ارشاد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پھر یہ دعا کی جائے کہ اے اللہ تیرے رسول نے تجھ سے جو مانگا میں وہی مانگتا ہوں۔ اور جس سے آپ نے پناہ مانگی اس سے میں بھی پناہ مانگتا ہوں۔

تہجد سے قبل دعا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھتے پھر وضو فرماتے اور خدا سے یوں ملتجی ہوتے؛

"اے اللہ سزاوار حمد تو ہی ہے آسمانوں اور زمینوں کا نور تو ہے تیرے ہی لئے یہ سب تعریفیں ہیں۔ آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا اور ان کا منتظم تو ہے۔ سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ آسمان و زمین اور ان میں جو مخلوق ہے ان کا پروردگار تو ہے۔ تیرے وجود میں کوئی شک نہیں تو برحق ہے تو سچے وعدوں والا ہے۔ لقاء برحق، یعنی مرنے کے بعد ہم تیرے حضور پیش ہوں گے۔ قیامت بھی برحق۔ اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا۔ میں تجھ پر ایمان لایا۔ میرا توکل تجھی پر ہے۔ آقا! میں تیرے حضور جھک گیا۔ مقابل سے مقابلہ کی قوت تجھ سے ہی ہے۔ میرا تنازعہ تیرے ہی حضور پیش ہے۔ میرے پچھلے اور اگلے گناہ بخش دے میرے مخفی اور علانیہ سب گناہ بخش دے میرا خدا تو ہی ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں" (ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء ما یقول اذا قام من اللیل)

تہجد میں دعا

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ جب حضورؐ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو خدا سے یوں مناجات فرماتے:

"پروردگار! میں نے راستباز ہوتے ہوئے پوری یکسوئی سے اپنی توجہ اس خدا کی طرف کی جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ میں شرک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں میری نماز اور میری قربانی۔ میری زندگی اور میری موت پروردگار عالم کے لئے ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اسی لئے مامور کیا گیا ہوں کہ توحید کی منادی کروں اور سب سے پہلے میں اس پر ایمان لایا ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ مجھے اپنی کمزوری کا اعتراف ہے۔ میری سب کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما کہ ان کی پردہ پوشی تیرے سوا کون کر سکتا ہے اے اللہ مجھے اعلیٰ اخلاق عطا فرما کہ تیرے علاوہ اعلیٰ اخلاق کی طرف رہنمائی کوئی نہیں کر سکتا اور بد اخلاقی کو مجھ سے دور رکھ کہ تیرے علاوہ اس سے کون بچا سکتا ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا۔ تو برکتوں والا ہے تیری ذات ہر ایک سے ارفع ہے میں تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور تیرے حضور ہی جھکتا ہوں۔

جب آپ رکوع میں جاتے تو کہتے اللہ میں تیرے حضور جھک گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی سپرد اپنے آپ کو کر دیا۔ میری شنوائی اور بینائی میری ہڈیاں اور ان کا مغز اور میرے اعصاب نے تیرے لئے عاجزی اختیار کی

جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے اے اللہ اے ہمارے پروردگار تو ہی سزاوار حمد ہے۔ اتنی حمد جس سے زمین و آسمان اور اس کے درمیانی خلا بھر جائے

جب سجدہ میں جاتے تو کہتے اے اللہ میں تیرے حضور سجدہ ریز ہوا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی سپرد اپنے آپ کو کیا۔ میں اس ذات کے لئے سجدہ ریز ہوا جس نے میری تخلیق اور تصویر کشی کی مجھے شنوائی اور بینائی عطا فرمائی۔ آخر میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے خدا سے یوں ملتجی ہوتے۔

اے اللہ میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے میری مخفی اور ظاہر کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما۔ تو سب سے پہلے تھا اور سب سے آخر میں بھی تو ہی ہو گا۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔

تہجد سے فارغ ہو کر

تہجد کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مناجات کا ذکر ابن عباسؓ یوں کرتے ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں:

اے اللہ میں تیری اس رحمت کا طالب ہوں جو میری رہنمائی فرمائے اور میری شیرازہ بندی کرے۔ میری پراگندگی کو دور کرے۔ سکینت عطا کرے میرے باطن کی اصلاح کرے اور ظاہر کو ارفع۔ میرے اعمال کا تزکیہ کرے اور میرے دل میں رشد ڈال دے اور میری تالیف کو لوٹا دے اور مجھے ہر گناہ سے ایسا بچائے کہ اس کے بعد پھر کفر کا کوئی شمہ باقی نہ رہے۔ وہ رحمت عطا فرما جس کے ذریعہ مجھے دنیا اور آخرت میں عزت نصیب ہو۔ تجھ سے تنازعات میں کامیابی شہداء کا مرتبہ اور سعید آدمیوں کی سی زندگی اور دشمنوں کے خلاف مدد کا طالب ہوں۔ اے اللہ میری رائے کمزور اور علم کوتاہ ہے میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں کہ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے وہ ذات جسے فیصلہ کا اختیار ہے اور جو سینوں کی بیماریوں کو شفا دینے والا ہے۔ میرے اور جہنم کے درمیان اور ہلاک کر دینے والے اعمال اور قبر کے فتنہ کے درمیان اس طرح روک پیدا کر دے جس طرح تو نے سمندروں کے درمیان روک پیدا کر دی ہے۔

اے اللہ جہاں تک میری طلب ارادہ اور خیال بھی نہیں گیا اور اس کا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی سے بھی وعدہ کیا ہے یا تو نے اپنے کسی بندے کو کوئی بھلائی عطا کی ہے میں اسی کا طالب ہوں۔

پروردگار عالم! اپنی رحمت کا واسطہ میں تو تجھ سے مانگتا ہوں۔

اے قرآن اور ہدایت کے نازل کرنے والے میں تجھ سے قیامت کے دن امن اور ہمیشہ کی زندگی میں مقربین بارگاہ الٰہیہ کی معیت میں جنت کا طالب ہوں۔ تو بہت رحم کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا اور جو چاہے وہ کرنے والا ہے

اے اللہ ہمیں ایسے ہادی اور ہدایت یافتہ بنا جو نہ خود گمراہ ہوں نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہوں تیرے اولیاء کو دوست رکھنے والے اور تیرے دشمنوں کے دشمن ہوں ہم تیری محبت کی خاطر تیرے محبوبین سے محبت کرنے والے ہوں اور جو تجھ سے دشمنی کرتے ہیں ہم ان کے اس لئے دشمن ہوں کہ وہ تیرے مخالف ہیں۔

اے اللہ! میری طرف سے دعا کا قبول کرنے والا تو ہے۔ میری یہ کوشش ہے اور اس کے ثمرہ کی امید تجھ سے ہے۔

آخر میں کہتے؛

اللھم اجعل لی نورًا فی قلبی ونورًا فی قبری۔ ونورًا بین یدیّ ونورًا من خلفی ونورًا عن یمینی ونورًا عن شمالی ونورًا من فوقی ونورًا من تحتی ونورًا فی سمعی ونورًا فی بصری ونورًا فی شعری ونورًا فی بشری ونورًا فی لحمی ونورًا فی دمی۔ ونورًا فی عظامی اللھم اعظم لی نورًا واعطنی نورًا واجعلنی نورًا۔ (ترمذی ابواب الدعوات باب ما یقول اذا قام من اللیل)

اے اللہ! میرے دل میں نور نازل فرما۔ میری قبر میں بھی نور نازل فرما۔ میرے سامنے بھی نور ہو اور عقب میں بھی میرے دائیں بھی نور ہو اور بائیں بھی میرے اوپر بھی نور ہو اور نیچے بھی۔ میری شنوائی میں بھی نور ہو اور بینائی میں بھی میرے بالوں میں بھی نور ہو اور میری جلد میں بھی میرے گوشت میں بھی نور ہو اور ہڈیوں میں بھی اے اللہ میرے نور کو بڑھا دے مجھے نور عطا کر اور مجھے سراپا نور بنا دے۔

درخواست دعا

میرے والد محترم میر عبدالرحمن صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمبل پور کا نشتر ہسپتال ملتان میں آنکھوں کا دو دفعہ اپریشن ہوا ہے دوسری دفعہ کے اپریشن کے بعد آنکھ میں انفکشن ہو گیا ہے جس کی وجہ سے آنکھ کی بینائی کافی کمزور ہو گئی ہے عام صحت بھی بڑی کمزور ہے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے

د پیر بشارت احمد۔ اٹک شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۷۶۴

میں سید بشیر احمد ولد سید وجیہہ احمد صاحب مرحوم قوم سید جیلانی پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات حال شام نگر لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۸-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۵۸ روپیہ (پنشن) ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیا کرونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ سید بشیر احمد کوٹھی نمبر ۹۹ بالمقابل ایمپلائمنٹ ایکسچینج شام نگر لاہور۔

گواہ شد۔ محمد نصیر ہمایوں وصیت ۲۲۶۶۹ سیکرٹری امور عامہ و زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ راجگڑھ لاہور۔

گواہ شد۔ سید عبدالواحد سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ راجگڑھ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۷۶۵

میں حلیمہ زوجہ سیران صاحب (SAIRAN) قوم۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جکارتہ۔ انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۵-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۳۵۰۰ مربع گز -/۱۰۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۲۔ زیور طلائی وزنی ۴۷ گرامز۔ قیمت -/۴۸,۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۳۔ حق مہر جو ۵ گرام سونے کی صورت میں خاوند سے وصول شدہ ہے مالیتی -/۱۰,۰۰۰ روپے

۴۔ سیونگ مشین مالیتی -/۲۵,۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیا کرونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰۰ روپے سالانہ آمد از زمین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حلیمہ زوجہ سیران صاحب جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ آر عبدالرحمٰن احمدی ابن بصری صاحب جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ حسن بصری ولد الحاج ایم رؤف صاحب۔ جکارتہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۲۷۶۶

میں ملک نسیم احمد خان ولد ملک محمود احمد خان صاحب قوم ککے زئی ملک۔ پیشہ بیکار۔ عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن مالمو سویڈن حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۷-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ دوبارہ ملازمت ملنے پر اطلاع دوں گا۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ ملک نسیم احمد خان ۱۶/۲۵ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ سمیع اللہ زاہد مبلغ سلسلہ GOTE BORG سویڈن۔

گواہ شد۔ کمال یوسف مبلغ سلسلہ GOTE BORG سویڈن۔

مسل نمبر ۲۲۷۶۷

میں حسن بصری ولد الحاج محمد رؤف صاحب قوم۔ پیشہ مبلغ سلسلہ عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جکارتہ انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۷-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ جاپانی موٹر سائیکل قیمتی -/۱۵۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۲۔ رسٹ واچ قیمتی -/۱۵,۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۶۸۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد۔ حسن بصری ولد الحاج محمد رؤف صاحب جکارتہ پست انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ رضوان اطلان بی۔ اے جکارتہ پست انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ آر عبدالرحمٰن احمدی ابن بصری صاحب جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

فلسفۂ عید۔ (بقیہ صفحہ ۴)

اپنے اس نصب العین کو سامنے رکھے اور اس کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہے تا اسلام کو وہ شوکت و سربلندی اور تازگی پھر میسر آجائے جو اسے قرونِ اولیٰ میں نصیب ہوئی تھی۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں ہمت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس اصلی اور حقیقی عید کیلئے اپنی جناب سے اعلیٰ سے اعلیٰ توفیق عطا فرماتے۔ آمین ؂

گورنمنٹ جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ
(ڈگری کالج)

نوٹس داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں تھرڈ ائیر (آرٹس) میں داخلہ کیلئے درخواستیں مجوزہ فارم پر مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۸ء تک معہ کیریکٹر، پروویژنل اور تفصیلی نمبروں کے سرٹیفکیٹ کے مطلوب ہیں۔ فارم داخلہ کالج کے دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے علاوہ کسی دوسری یونیورسٹی کی حدود میں واقع ثانوی تعلیمی بورڈ سے آنے والی طالبات اپنی درخواست کے ہمراہ ٹرانسفر سرٹیفکیٹ ضرور منسلک کریں۔

منتخب امیدوار طالبات کی فہرست مورخہ ۱۲-۹-۷۸ کو کالج نوٹس بورڈ پر لگادی جائیگی۔

فیس داخلہ کی ادائیگی مورخہ ۱۳-۹-۷۸ تا ۱۸-۹-۷۸ لازمی ہوگی۔

پرنسپل
گورنمنٹ جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ۔

IPL 4604

نام کی تبدیلی

میرے چھوٹے بیٹے عزیزم عبداللطیف احمد سلمہ، کا نام ایک خواب کی بنا پر ہم نے بدل کر لطیف احمد رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مبارک کرے۔ آمین

اہلیہ صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب مرحوم۔ کراچی ۳۸
۷۵۵ بلاک ۸ عزیز آباد

الفضل خود خرید کر پڑھیئے! (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا اجراء، درحقیقت غلبہ اسلام کی صدی کا استقبال ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ جولائی ۱۹۷۸ء بمقام مسجد مسی ساگا میں صد سالہ جوبلی منصوبہ کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خوشخبری دی ہے کہ ابھی تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی کہ اسلام ساری دُنیا پر غالب آ جائے گا جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی جو عنقریب شروع ہونے والی ہے اس کے استقبال کے لئے صد سالہ جوبلی فنڈ کا اجراء کیا گیا یہ درحقیقت غلبۂ اسلام کی صدی ہے جس میں اسلام اپنے عروج پر پہنچ جائے گا لیکن اس کے لئے ہمیں نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دینی پڑیں گی۔ صد سالہ جوبلی فنڈ بھی انہی قربانیوں کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت قرآن کریم کی وسیع پیمانے پر دوسری زبانوں اور ملکوں میں اشاعت کے علاوہ دُنیا کے کئی ممالک میں تبلیغی مراکز اور مطبع خانے قائم کرنے ہیں"

احبابِ جماعت احمدیہ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں بڑے اخلاص کے ساتھ اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے وعدے کئے تھے لیکن حصہ رسدی ہر سال جو رقم آنی چاہیئے اس میں ابھی کمی ہے۔ تمام بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بقایاجات جلد ادا کر کے اس کمی کو پورا کر دیں تاکہ بروقت فنڈ مہیا ہوتے رہیں اور غلبۂ اسلام کی مہم انتہائی کامیابی سے جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام عہدیداران کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اسلام کے لئے موت قبول کرنے والے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجاہدین تحریک جدید کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لیں۔ جو وعدے انہوں نے کئے ہیں انہیں پورا کریں اور سمجھ لیں کہ یہ ایک موت ہے جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ ۔۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ موت کیا ہے اس سے بڑھ کر تم پر موت آنی چاہیئے تا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل حیات تمہیں حاصل ہو"

ہمارے مجاہدین تحریک جدید جن کے ذمہ بقایا ہے یا جنہوں نے تا حال کوئی رقم ادا نہیں کی ان کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر جلد اپنے وعدوں یا بقایوں کو کما حقہ پورا فرما کر اللہ تعالیٰ سے اجرِ عظیم حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شکریۂ احباب

خاکسار اپنے والد مرحوم مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب واقفِ زندگی سابق اسسٹنٹ ایجنٹ احمدیہ فارمز سندھ کی بشیر آباد میں اچانک وفات پر جملہ احباب اندرون و بیرونِ ملک کا تمام اہل خانہ کی طرف سے تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس عظیم صدمہ میں اپنے گہرے جذباتِ تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار فلاح الدین عارف
سینئر کیمسٹ مہران شوگر ملز لمیٹڈ
ٹنڈو الہ یار۔ حیدر آباد

نکاح کی مبارک تقریب

۲۴ اگست ۱۹۷۸ء بروز جمعرات مغرب وعشاء کی باجماعت نمازوں کے بعد مسجد فضل لندن میں مکرم امام بشیر احمد صاحب رفیق نے عزیز سلمان احمد خان ابن مکرم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب کا نکاح مکرم عزیز دین صاحب ساکن 74 STREET ... HILL, LONDON S.W.18 کی صاحبزادی عزیزہ نصرت سلمہا کے ساتھ دو ہزار پاؤنڈ حق مہر پر پڑھا۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف فرما تھے۔ اعلانِ نکاح کے بعد حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

عزیز سلمان احمد خان حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے پوتے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں۔ عزیزہ نصرت سلمہا کے والد محترم عزیز دین صاحب ایک بہت قدیمی مخلص اور فدائی احمدی خاندان کے چشم و چراغ ہیں اور پچاس سال سے زائد عرصہ سے لندن میں رہائش پذیر ہیں اور جماعت احمدیہ انگلستان کے نہایت سرگرم فعال مخلص اور بزرگ رکن شمار ہوتے ہیں۔

ادارہ الفضل نکاح کی اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں نیز حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ بو زینب صاحبہ مدظلہا بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ، محترم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں اور محترم جناب عزیز دین صاحب اور ان کے جملہ افرادِ خانہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

نتیجہ امتحان سہ ماہی دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۳۰ جون کو اراکین انصار اللہ کا سہ ماہی دوم ۱۹۷۸ء کا امتحان لیا گیا اس امتحان میں مکرم ڈاکٹر احمد حسین صاحب گجرات اوّل اور مکرم شیخ محمود الحسن صاحب لاہور چھاؤنی دوم قرار دئے گئے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتہ وصولی وقفِ جدید دفتر اطفال

۲۴ تا ۳۰ ستمبر ہفتہ وصولی وقفِ جدید دفتر اطفال منایا جا رہا ہے۔ قائدین اور ناظمین مجالس سے گذارش ہے کہ ہفتہ وصولی کو کامیاب بنانے کے لئے خصوصی پروگرام تشکیل دیں۔ نیز کوشش فرمائیں کہ ہر طفل اور ناصرہ اس بابرکت تحریک میں شامل ہو اور تدریجاً وصولی سو فیصد ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ تعطیل

۵، ۶ ستمبر (منگل، بدھ) کو دفتر الفضل عید الفطر کی تقریبِ سعید کی وجہ سے بند رہے گا اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۴